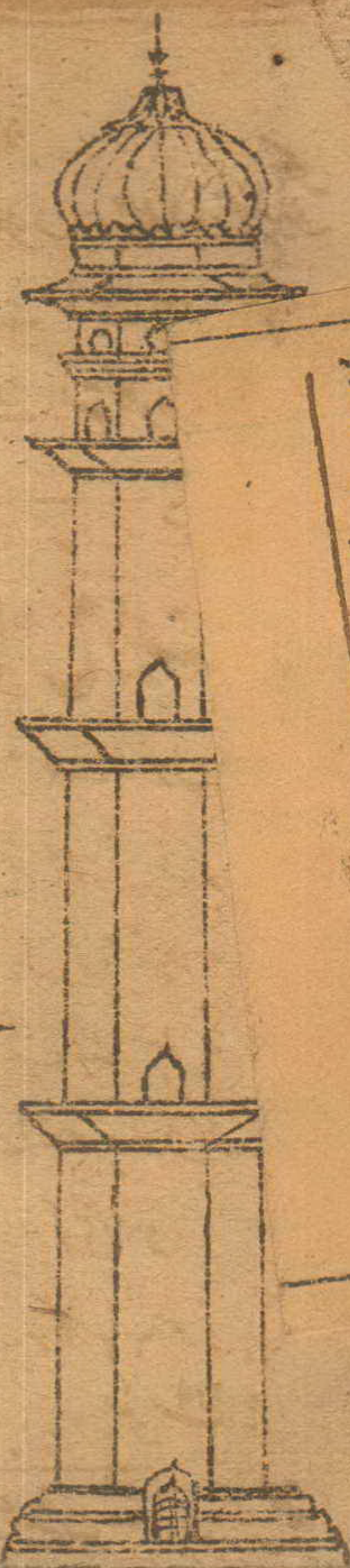


بشارت دی کہ اک بیابان سے تیرا
کروں گا دور اس سے اندر میرا
بشارت کیا ہے اک دل کی غذا دی
فہمان الذی انخزى الاعادی



بجائے کہ وقت کو فریاد سے رنڈا کرے
مگر اس کے حکم افکار - (الامام حسن مہدی)

بشارت دی کہ اک بیابان سے تیرا
کروں گا دور اس سے اندر میرا
بشارت کیا ہے اک دل کی غذا دی
فہمان الذی انخزى الاعادی

بشارت دی کہ اک بیابان سے تیرا
کروں گا دور اس سے اندر میرا
بشارت کیا ہے اک دل کی غذا دی
فہمان الذی انخزى الاعادی

بشارت دی کہ اک بیابان سے تیرا
کروں گا دور اس سے اندر میرا
بشارت کیا ہے اک دل کی غذا دی
فہمان الذی انخزى الاعادی

بشارت دی کہ اک بیابان سے تیرا
کروں گا دور اس سے اندر میرا
بشارت کیا ہے اک دل کی غذا دی
فہمان الذی انخزى الاعادی

بشارت دی کہ اک بیابان سے تیرا
کروں گا دور اس سے اندر میرا
بشارت کیا ہے اک دل کی غذا دی
فہمان الذی انخزى الاعادی

جلد ۴ - یوم پختہ - مورخہ ۸ - مئی ۱۹۱۹ - منبر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سلسلہ کی خبریں

۱۔ حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ و خیرہ عافیت میں حضور نے ۴ مئی (منگل) قرآن کریم کا درس صبح کے وقت دیا۔

۲۔ سلسلہ کا کام نہایت سرگرمی سے حسب ہدایات حضرت خلیفۃ المسیح ہو رہا ہے۔

۳۔ عزیز مشتاق احمد کی طبیعت تاحال علیل ہے احباب بتوجہ خاص درود دل سے اس پیارے بچے کے لئے دعا فرمادیں :-

نظارتِ امور عامہ کی خدمات

حال میں زیر ہدایت حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ اعزہ جماعت کی تمام انتہوں کو یہ ہدایت کی گئی کہ وہ اپنے اپنے علاقوں میں خاص آدمی بھیج کر ان غلط افواہوں کی تردید کریں۔ جو بعض اشہار سادہ مزاج لوگوں میں پھیلا چھپلا کر شورش پیدا کرنا چاہتے ہیں۔ چنانچہ اسی حکم کی ماتحت یہاں سے ۲۸ آدمی ضلع گورداسپور کی چاروں تحصیلوں میں بھجوائے گئے۔ جنہوں نے اپنی خدمات متعلقہ کو محض اللہ کے لئے نہایت سرگرمی سے ادا کیا۔ ان احباب کے ناموں کی فہرست یہ ہے۔ جزاہم اللہ حسن الجزا فی الدنیا والآخرۃ۔

تحصیل گورداسپور۔ خیر الدین صاحب امیر قافلہ
شیخ نذر الدین صاحب امرتسری۔ شیخ محمد الدین صاحب مسلم
مولوی سکندر علی صاحب۔ بھائی خیر الدین صاحب۔ میاں
عبداللہ صاحب افغان۔ مولوی چرن سنگھ الدین صاحب فوجیہ مسلم
مولوی ظفر اسلام صاحب۔ میاں غلام قادر صاحب۔
تحصیل ٹیالہ۔ ماسٹر محمد زمان صاحب۔ امیر قافلہ۔
مولوی رحمت علی صاحب۔ ماسٹر علی محمد صاحب۔ مولوی
ظہور حسین صاحب۔ میاں احمد الدین صاحب نذر گہ۔ مرزا
اسلام اللہ صاحب۔ میر سعدی حسین صاحب۔ ہستری
عبدالرحمن صاحب۔ ماسٹر ناموں خان صاحب۔
تحصیل شکر گڑھ۔ میاں نظام الدین صاحب امیر قافلہ
میاں عبدالکیم صاحب گجراتی۔ مستری دین محمد
صاحب۔ بیحدن شاہ صاحب۔ بھائی مدد خان صاحب

درس قرآن کریم

حضرت خلیفۃ المسیحؒ نے یہ مسمیٰ درس دیا۔ اور سورۃ
ابراہیم رکوع ۲ میں فرمودہ ایدیکم فی اخوانکم
کے معنی قرآن کے اپنے اپنے اپنے مومنوں پر رکھے
جن کا مطلب یہ ہے کہ رسولوں کے دلائل پر حجت کا
اظہار کیا کہ یہ عجیب عجیب باتیں بنا کر پیش کرتے ہیں۔
(۲) ایسا کہ ان کو خاموش نہ رہنے کا اشارہ کیا۔
ایک اور موضع بھی ہو سکتے ہیں وہ یہ کہ انہی رسولوں کے
باتھان کے مومنوں پر لڑائے۔ گویا اپنی حکومت کا
اظہار کرتے ہوئے ان کو خاموش کر دیا کہ ایسی باتیں نہ
۳۔ لغوی شکی ما تذعنوا لہی وجہا۔ شک و
دوہ سے ہوتا ہے۔ ایک تو اس لئے کہ ابھی رسولوں
کے دئے ہوئے دلائل کافی نہیں کہ یقین ہو دوں
یہ کہ خود بعض باتیں ایسی مل جائیں۔ جن کی بناء پر شک
پیدا ہو جائے۔ ان لوگوں کا مقصد دوسرے قسم
کے شک کا اظہار ہے۔ جیسا اسکے ساتھ مرید آیا ہے
۳۔ انی اللہ شاک فاطر السموات والارض۔
نظا ہر کچھ آیت سے اس کا ربط نہیں معلوم ہوتا۔
لیکن حقیقت میں بڑا ربط ہے۔ دراصل رسولوں کے
انکار کے دو ہی سبب ہو سکتے ہیں۔ خود اس قوم میں
کوئی نقص نہ ہو۔ اور اس طرح ہر رسول کی ضرورت نہیں
دوم یہ کہ خدا میں کوئی نقص تسلیم کیا جائے۔ ظلم کہ وہ
ضرورت حق پر رسول مبعوث نہیں کرتا یا عدم قدرت
کہ باوجود ضرورت کسی کو منصب رسالت پر مقرر نہیں
کر سکتا۔ فرمایا کہ تمہارے نقص تو ظاہر ہیں۔ پس اس
لحاظ سے تو بعثت رسالت کی ضرورت اظہار من الشمس
ہے۔ دوسری بات کہ خدا میں کوئی نقص تسلیم کیا جاوے
بالکل غلط کہ جو فاطر السموات والارض ہے۔ اس میں
نقص و عجز کیسا؟

۳۔ تسلط مبین۔ سلطان۔ دلیل سکتا ہے کہ
غیبہ کامل ہو جائے۔ صرف اسی صورت میں مخالفت جہا

میاں محمد حسین صاحب درزی۔ میاں عبد الرحیم صاحب۔
علیم عطار محمد صاحب۔ مولوی محمد عارف صاحب۔
ماسٹر مولاداد صاحب۔ سید عابد علی شاہ صاحب۔
مختصیل ٹیچر انکوٹ۔ مولوی جلال الدین صاحب قافلہ
مولوی عبد الغفور صاحب طالب علم۔ میر غلام حیدر صاحب
سندھ والے۔ مولوی عبد اللہ صاحب طالب علم۔ مولوی
محمد خان صاحب طالب علم۔ سید مولوی حکیم محبوب الدین
صاحب۔ مولوی فخر الدین صاحب طالب علم۔ شیخ
الایار صاحب ٹیکسیدار۔ حافظ سید محمد الحق صاحب

عرض حال

(از سلیم احمد۔ حافظ امدادی)

خندہ زن ہوتے ہو کیوں دیکھ کے صورت میری
قابل رحم ہے اے دوستو! حالت میری
میں کسی کام کے لائق نہیں تالافق ہوں
نور خاں ہے مرے اس حال پر قسمت میری
آہ افسوس کوئی پوچھنے والا بھی نہیں
جا بجا روتی ہوئی پھرتی ہے حسرت میری
یا آہی تو مرے حال پر کہ فضل و کرم
ہر گھڑی رہتی ہے مغموم طبیعت میری
چھوڑ کر حق کو تیں مرتا ہوں بتوں پر افسوس
میری نادانی پر ہنستی ہے جمالت میری
چہن سے بیٹھنے دیتی نہیں دم بھر مجھ کو
چٹکیاں لیتی ہی رہتی ہو شرارت میری
برخ و غم میں بھی ہنسی سے میں نہیں باز آیا
ہے عجیب حافظ نا شاہ طبیعت میری

رسالہ احمدی
خدا کے فضل اور رحم احمدی رسالہ کاغذ
کے جو ہیں جو حقیقت کے نام سے چھپا ہے جو غریب شاکر ہوگا
احباب نوچھیر اس کو اپنی علامتیں کرتے تقسیم کریں قیمت ۴۰
(منجہ فاروقی قادیان)

اور ان کے بولنے سے رکتے ہیں
۵۔ و علی اللہ فلیتوکل المتوکلون پہلے فرمایا فلیتوکل
المتوکلون۔ کیونکہ اس وقت کوئی بات سامنے نہیں سگرا
خدا ہمارا سبب بنا فرمایا اس لئے المتوکلون فرمایا۔

احمدیہ جماعت قادیان کا قابل تعریف کام

مندرجہ ذیل ہیں کیونکہ برائے اشاعت موصول ہوا ہے
۱۔ پنجاب گورنمنٹ کو قادیان کی احمدیہ جماعت کی فسادات کو
دبانے اور تمام خلاف قانون آبی مشنوں میں انھوں نے پنجاب
پر وجہ لگا دیا ہے شرکت سے علیحدہ رہنے کے متعلق ہر گروہوں
کی رپورٹ موصول ہوئی ہے یہ جماعت اپنے پیروں کی وضعیت
کہتی رہتی ہے کہ وہ اس تحریک کے ساتھ کوئی تعلق نہ رکھیں
اور خبر ملی ہے کہ انکی کوششیں پورے طور پر کامیاب ہوئی ہیں۔
(پبلک اخبار ۲۷ مئی ۱۹۱۹ء)

سید وحی حسین صاحب

نے بحیثیت سکریٹری انجمن احمدیہ
ایک درخواست انگریزی میں
لکھ کر برائے لفٹنٹ گورنر اور ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ اور صاحب
سپرٹنڈنٹ ضلع کے پاس بھیجی تھی کہ ہم احمدی رولٹ ایکٹ
پر کچھ اعتراض نہیں رکھتے۔ ہم برٹش گورنمنٹ کے خیر خواہ
اور وفادار رعایا کے سرکار ہیں۔ ہمیں ان شورش پسندوں
سے کچھ تعلق اور ہمدردی نہیں جو ملک میں بد امنی پھیلانے
کی کوشش کر رہے ہیں۔

ہم احمدیوں کو ہمارے لیڈر امام حضرت مرزا غلام احمد
صاحب مسیح موعود رئیس قادیان بانی سلسلہ احمدیہ نے
یہ تعلیم دی ہے کہ ہم بکود۔ بغاوت اور ہر قسم کی بدی اور
ناجائز حذیہ سے محترز ہیں۔ اس جھٹی کا جواب ہر آن کے
سکریٹری اور صاحب ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ اور سپرنٹنڈنٹ
ضلع نے علیحدہ علیحدہ سکریٹری کے پاس بھیجا ہے جنہیں
مناسب قدر دانی کا اظہار کیا گیا ہے۔

منجہ فاروقی
منجہ فاروقی قادیان

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

حُجَّةٌ وَنَصِيحَةٌ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ

اجار فاروق

قادیان دارالامان - ۸ - مئی ۱۹۱۹ء

ہمارا امام اور اس کا کام

(رقمزدہ حضرت مولانا مولوی عبدالکیم رضی اللہ عنہ)

حضرت مرزا صاحب نے سن ۱۸۹۷ء سے کارروائی شروع کی۔ انہوں نے اس خصوص میں وہ طریق اختیار کیا کہ آج تک کسی سے نہیں ہو سکا۔ معقولی قوم کے سمجھانے کے لئے مسیح کی وفات کو فلسفیانہ اسلوب اور ڈھنگ پر جدید کیا۔ اور تمام مسلمات والفاظ قرآنی کو بحال رکھ کر اور احادیث صحیحہ ثابہ کو قائم رکھ کر منقولی طرز پر جذبات کیا۔ حضرت مرزا صاحب نے اس بارہ میں ایسی مہبوط بحثیں کی ہیں۔ اور ایسے پے درپے اور متواتر تحریریں لکھی ہیں کہ اس وقت لاکھوں اشتہارات شائع و ذائع ہو رہے ہیں۔ مگر کی کمزوری یہ کہ ان کی دقت ہو گئی ہیں کہ مسیح اسرائیلی نبی اور امیہ کی طرح فوت ہو گیا ہے۔

پھر پھر دیہات میں عالم فاضل میں ہر ایک متناس میں شریعہ کیا۔ اور زمین سے آسمان تک شور مچا دیا کہ عیسائیوں کا خدا یسوع مسیح مر گیا۔ مر گیا۔ اور اب کسی سے بچانے سے وہ زندہ نہیں ہو سکتا۔ یہی ساری کارروائی کس لئے کی؟ یہ سب اصلاح کس کی ذات سے ہوئی۔ صرف حضرت مرزا غلام احمد صاحب مجبور قادیانی کی ذات والا صفات سے۔ جن کی فطرت میں جبلتاً اس ریفارمیشن کا مادہ خدا کی طرف

سے ودیعت رکھا گیا تھا۔

یہ ایک غور طلب بات ہے۔ بہت سے لوگ ہیں جو شراب نہیں پیتے۔ اس لئے نہیں کہ خدا کی مخالفت اور گناہ ہے۔ بلکہ طبعاً۔ اور بہت لوگ ہیں جو شراب وغیرہ کی بیخ کنی کے لئے بڑی بڑی اسپیشیاں دیتے۔ تحریروں اور تقریروں سے شراب کی مذمت کیا کرتے ہیں لیکن وہ اس کے استیصال کے لئے سچا جوش پیدا نہیں کر سکتے ان کی ریفارمیشن بالکل تھوڑے ہی لوگوں تک محدود رہتی اور آخر کار خاک کردہ جلتے ہیں۔ طبعی جذبات کے انہار کے لئے کبھی سچا جوش پیدا نہیں ہو سکتا۔ بخلاف ان لوگوں کے جو خدا سے قوت پا کر اور مامورین اللہ ہو کر ریفارمیشن کا بیڑا اٹھاتے۔ اور ایسا فرق العادت استقلال ظاہر کرتے ہیں کہ نہیں ٹلے نہیں ٹھکتے اور کبھی نہیں ہارنے۔ جس تک اس اصلاح کو دنیا میں قائم نہ کر جائیں۔ دنیا میں جن لوگوں نے کسی ناپاک طوے کے استیصال کا بیڑا اٹھایا ہے۔ اور آخر کار اس جائز حرکت کو اڑایا ہے۔ وہ ہمیشہ اسی قسم کے راستہ پر تھے کہ ایک بات پر ایسے اڑے۔ ایسا استقلال دکھایا کہ دنیا کے کسی لایح یا رعب نے ان کے ارادہ کو ذرا متزلزل نہ کیا۔ اور بے شک اس ریفارمیشن سے پھر ایسے عمدے تھے اور پاکیزہ چشمے پیدا ہوئے۔ کہ ساری دنیا ان کے روحانی فیضان سے سیراب ہو گئی۔ اور اہل دنیا کے سامنے ایک نئی زمین اور نیا آسمان بنا کر دکھا دیا۔

مجددین الہی اور مامورین اللہ لوگ جن کا سرچشمہ روح و راستی ہوتا ہے وہ کبھی کسی ریفارمیشن یا تجدید کا ارادہ کرنا چاہتے ہیں۔ کبھی ٹلے ہی نہیں۔ لوگ لاکھ جتن کریں۔ کتنی ہی جان توڑ کوشش کریں وہ اپنے ارادہ سے ڈگمگانا جلتے ہی نہیں۔ ان کو کوئی ترغیب یا ترہیب ارادہ حق کے اتمام و اکمال سے ہرگز ہرگز روک نہیں سکتی۔ یہی وجہ ہے کہ دنیا ان مجددین کو مجنون سمجھنے لگتی ہے۔ جیسے کہ ہمارے رسول اکرم کو بھی کہا گیا۔ اِنَّكَ لَمَجْنُونٌ۔

لیکن جانتا چاہئے کہ مجنون سے مراد ان کی وہ پاک

یا سودائی یا دیوانہ نہیں تھی۔ جو بازاروں میں دخیانہ ملت میں ادھر ادھر بھرتے ہیں۔ کافر دیا تو آنحضرتؐ کی نسبت کہہ نہیں سکتے تھے۔ کیونکہ وہ دیکھتے تھے کہ اسکی اخلاقی تعلیم ایسی اعلیٰ درجہ کی ہے کہ کوئی اعلیٰ سے اعلیٰ دانشمند اور حکیم بھی ایسی تعلیم نہیں دے سکتا اور نہ دیوانہ کی بات کا کوئی ٹھکانا ہوتا ہے۔ مجنون کی ایسی فطرت ہی نہیں ہوتی کہ ایک بات پر قائم رہے جیسے اس کی مزاح میں سراپگی ہوتی ہے۔ ویسے ہی اس کے اخلاق و عادات میں بھی استقلال نہیں ہوتا۔ اور حضرت رسولؐ کہ ہم صلی اللہ علیہ وسلم کا استقلال تو ایسا پکا اور مضبوط تھا کہ دنیا میں اس کی نظیر ممکن ہی نہیں تھا۔ اس لئے آپ کو دہکیاں دیں۔ مال و دولت کا لالچ دیا۔ اپنا بادشاہ بنانا چاہا۔ اطاعت اختیار کرنی چاہی اسلئے اعلیٰ خاندان کی عورت کھل میں دینے کی آرزو ظاہر کی۔ اور کوئی دقیقہ ترغیب یا ترہیب کا اٹھانہ رکھا۔ مگر آنحضرتؐ کے عزم و ارادہ میں ذرا لغزش نہ آئی۔ اور اپنے صاف فرما دیا کہ اگر آفتاب میرے داہنے ہاتھ اور ماہتاب ہاتھ لاکر کھڑا کر دیا جائے۔ تاہم میں اپنا فرض ہرگز ہرگز چھوڑ نہیں سکتا اور نہ کبھی اس بات کی امید رکھنی چاہئے۔

پس جب حضرت رسولؐ کا یہ استقلال اور عزم باجمہر تھا۔ تو ان مسنون سے تو کافر آنحضرتؐ کو مجنون ہرگز نہیں کہتے تھے۔ کہ ان کی بات کا کوئی ٹھکانہ نہیں یا ان کے ارادہ میں کوئی ثبات نہیں۔ پس وہ آنحضرتؐ کو مجنون ایک اور معنی میں کہتے تھے یعنی کہ دھتی آدمی ہے۔ ایک بات کے ایسا پیچھے پڑا ہے کہ ہرگز اسے چھوڑنا نہیں چاہتا۔ اللہ تعالیٰ بھی اس صادق مصدوق مامورین اللہ کو ہی فرمایا تھا۔ وَاَعِدْكَ يَكْ حَتَّىٰ يَأْتِيَكَ الْيَقِينُ کہ اپنے خدا کی ربوبیت قائم قائم کر۔ اور ایسا فوق العادت استقلال وثبات دکھا کہ تو تاک میرے حرکات و افعال میں فرق نہ آئے۔ دیکھو وہ آواز جو شروع میں مکہ کے اندر آپ کے منہ سے نکلی وہ ہرگز نہ بدلی۔ سینکڑوں تکلیفیں اٹھائیں ہزاروں

(۱۳) تین مسلمانوں کے حق میں کسی بارت کو اتنا خوفناک نہیں سمجھتا جتنا کہ ایک منافق عالم ہوتا ہے جس کا علم اکی زیا پڑا ہو اور دل جاہل ہو۔

(۱۴) ناموری اور مشیخت - دیاد کوشی کے لئے علم حاصل کرنا فضول ہے۔ جب حاصل کرنے پر مستعد ہو جاوے تو پھر اکی طلب میں شرمانے لگے دقونی ہے۔

(۱۵) عقل کے بغیر سرداری اور بادشاہی نہیں ہو سکتی۔

(۱۶) علم نجوم کو مجرد میں راہ تلاش کرنے کے لئے سیکھو اور کسی غرض سے نہ دیکھنا۔

(۱۷) کسی کی تعریف کرنا (اس کے سامنے ناقل) اس پر فخر کرنا انا

(۱۸) زیادہ ہنسنے والے کی ہیبت کم ہو جاتی ہے۔ اور مسخر کرنے والے کو لوگ خفیف سمجھنے لگتے ہیں۔

(۱۹) کوئی گمراہی اس سے بڑھ کر نہیں ہو سکتی کہ آدمی دوسروں پر ہمت دھرے۔ جس کا مرتکب خود بھی ہوتا ہو اور جو عیب اپنے

میں ہوں۔ انکی بابت اوروں کو مطعون کرتا پھرے اور فضول باتوں میں وقت ضائع کرتا ہو۔

(۲۰) جو شخص حرص و طمع - ہوا دہوس اور غضب سے بچا اس نے خلصی پائی۔

(۲۱) مسلمانوں کی تواضع یہ ہے کہ پہلے انہیں سلام کرے مجلس میں کمتر جگہ پر بیٹھے اور خوشامد گوینا سمجھے۔

(۲۲) طمع فقر ہے اور بے غرضی ثناء ہے۔

(۲۳) فاجر کی صحبت میں نہ بیٹھو۔ نہ اپنا راز اس پر ظاہر کرو کیونکہ صحبت صالح تر صالح کند صحبت طالع تر طالع کند

(۲۴) نیک آدمیوں سے مشورہ لیا کرو۔

(۲۵) اپنے نفسوں سے حساب لیا کرو۔ قبل اسکے کہ تمہارا حساب لیا جاوے۔

(۲۶) توبۃ النصوح کے معنی یہ ہیں کہ بُرے کام سے ایسی توبہ کی جائے کہ آدمی پھر انکی طرف رخ نہ کرے۔

(۲۷) اپنے بھائی مسلمان کی بات کا جب تک تمہیں کوئی اچھا نظر آوے۔ اسے شرارت نہ سمجھو۔

(۲۸) تین چیزیں تیری دوستی کو تیرے بھائی کے دل میں بچتے کر سکتی ہیں۔ جب وہ تیرے سامنے پڑے سلام کر نہیں سکتا کہہ۔ اسکو پسندیدہ نام سے بلایا کرو۔ جب وہ تیرے پاس آؤ

استقلال اور پاک استقامت کی بدولت ہوا تو غرض یہ ہے کہ بہت بڑی ضروری بات اصلاح خلق کے قائم کرنے کے لئے سچا استقلال اور فوق العادت عزم و ہمت کہ اس مصلح کو لایا یا ترغیب یا ترہیب اپنے ارادہ سے دھما کر کے۔ ایسا کھڑا ہو کہ کوئی باد تند یا عرصہ سے ہلانہ سکے۔

فصل فاروقی

ہو سکے کس سے بیان طرح و ثنائے فاروق حق تعالیٰ کو بھی بھاتی ہے ادا کے فاروق

(۱) آپ اپنے اختیار میں رہتا چاہو تو اپنا راز چھپا کر بستر از دلی کہکے ذیل و خوار ہوتا ہے نکل جاتی ہے جب خوشبو تو گل بکار ہوتا ہے

(۲) جس کی طرف سے تمہارے دل میں نفرت اور بغض اس سے دور نہ رہو۔

(۳) آج کے کام کو کل پر نہ چھوڑو۔ وقت عمل اسی کا نام ہے۔

(۴) جو برائی سے بالکل واقف نہیں وہ برائی میں مبتلا ہوگا۔

(۵) دوسروں کی فکر میں اپنے آپ کو نہ پھول جایا کرو گویا اقامت مردن الناس یا اللہ و یسوس الفسک

(۶) تھوڑی سی دنیا اختیار کرو تو آزادانہ بسر کرو گے

(۷) گناہ کا ترک کر دینا آسان ہے۔ مگر توبہ کرنا بڑا مشکل کام

(۸) خدا اس شخص کا بھلا کرے جو میرے عیب مجھ پر ظاہر کرے

(۹) امانت اس کا نام ہے کہ ظاہر و باطن میں ہم مخالفت نہ ہو

(۱۰) جو شخص اللہ سے ڈرتا ہے۔ اللہ اسے بچاتا ہے۔

(۱۱) اے لوگو! علم کا حاصل کرنا فرض ہے۔ علم ایک چادر جو خدا طالب علم کو اوڑھ لے دیتا ہے۔

اذیتیں پہنیں۔ شعب ابی طالب میں تین برس تک محصور رہے۔ آپ کے قتل اور قید کے منصوبے سوچ گئے۔ وطن چھوڑ دیا گیا۔ ہر قسم کی ترغیبات پیش کی گئیں۔ تمام کفار۔ سارا عرب آپ کی مخالفت میں نکل گیا۔ مگر ان میں سے کوئی بات بھی آپ کی اس پہلی آواز کو نہ مٹا سکی۔ پھر جب مدینہ میں آپ کو عروج نصیب ہوا۔ تمام کفار فی النار و السقر ہو گئے۔ اور ہر طرح امن و امان ہو گیا۔ اور کوئی مردک باقی نہ رہا۔ اس وقت بھی اپنی آواز لینے کلمہ طیب اُس

پاک رسول کی زبان پر تھا۔ یہ فوق العادت استقلال عاتق عاوت استقامت حقیقت میں اسلامی دنیا کے اقتدار دنیا کے چال چلن کو تبدیل کرنے کے لئے ضروری اور نہایت ضروری تھی۔ اللہ تعالیٰ نے

کہ میں اسلام کی ابتدائی حالت میں فرمایا تھا کہ یوم تبدل الارض غیر الارض و السموات و

یوم یبدلہ اللہ الواحد القہار۔ قریب ہے کہ وہ دن آجائے جب کہ یہ زمین و آسمان بدل کر نیا آسمان

زمین ہو جائے۔ سو ایسا ہی ہوا۔ وہی زمین جس پر نفوس بندھتے تھے۔ لالت و غرائے اور دوسو اسی کی

پر چڑھتی تھی۔ آفتاب و ستارے خدا کے چلنے پانے لگے۔ وہاں سب جگہ کلمہ لا الہ الا اللہ

محمد رسول اللہ کی آواز آئے گی۔ جہاں شراب۔ زنا کاریاں۔ علانیہ فسق و فجور اور نہایت ناپاک اور گندے کام ہوتے تھے

وہاں خدا آتا لائے گی سچی توحید قائم ہونے کے بعد سچا تقویٰ و طہارت پھیل جائے۔ سب لوگ

میتقون لوہم سجدوا دقیا ماکے مصداق ہونے لگے۔

تجائی جنوہم علی الصابغ یدعون ربہم خوفاً و طمعا انفسہم۔ جلود الذین یجسسون ربہم

ان کی نسبت صادق آئے گا۔ اور ایسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا تھا۔ بالکل ایک نیا آسمان اور نئی زمین ہو گئی وہ آسمان

جو قہری شکل میں تھا اب فضل و رحمت و الامام و مہمات کی بارش برساتنے لگا۔ اور یہ سب کچھ آنحضرت ص کے

سچے

سچے

سچے

سچے

سچے

سچے

احادیث نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم

مصیبت سر سے مل جاتی ہے۔ تیرے خدا کی مرضی پر راضی ہونے کا موقع مناسب ہے۔ چوتھے اسپر ثواب کی امید ہوتی ہے۔

(۳۹) عالموں کی صحبت میں بیٹھا کرو۔ اپنی نصیحت دل میں لکھتی ہے۔ اور بڑے بڑے گناہوں کی معافی کا سامان ہو جاتا ہے۔

(۴۰) خالص دوست نعمت غیر مترقبہ ہے اگر تمہاری خوش قسمتی سے تمہیں نصیب ہو جائے تو اسے غنیمت سمجھو۔

(۴۱) خوشدلی اور خوشحالی تمام نعمتوں میں سے ایک نعمت ہے۔

(۴۲) کوئی آدمی کوئی کام پتھر کے بیج میں کرے جس میں کوئی دروازہ اور سوراخ یا روشندان نہ ہو تاہم وہ کام جیسا ہو گا لوگوں میں پھیل جاوے گا۔

(۴۳) کچھی کچھی الگ ایک کونے میں جی بیٹھا کر ذکر عزالت بڑی صحبت سے بہتر ہے۔

(۴۴) ہر بات میں متوسط درجہ اختیار کرو۔

(۴۵) استادوں کی تعظیم کیا کرو تو تمہارے شاگرد تمہاری بھی تعظیم کریں گے۔

(۴۶) کثرت خیال اور قلت مال سخت بلا ہے۔

(۴۷) جہاد (خدا کی راہ میں دین کیلئے کوشش کرنا) سمندر ہے۔ اور سب اچھے کام اس کے مقابلہ میں قطرہ

(۴۸) جہاد کا حکم کرنے اور برائی سے منع کرنے کے آگے جہاد اور تمام نیک کام بھی مثل قطرہ کے ہیں۔

(۴۹) خواص کو عوام کے گناہوں کے باعث عذاب نہیں ملے گا مگر وقت جبکہ ان کے سامنے گناہ کے جائیں اور وہ منع محض اور منع کرنے کی قدرت رکھتے ہوں۔

(۵۰) عالم کی لغزش غضب کی بات ہے اس سے دین بہنہم اور مخلوق گمراہ ہو جاتی ہے۔

خاکسار حافظ سلیم احمد خان احمدی ٹاؤن

مدیر احقریہ قادیان دارالامان

اپنی مجلس میں اس کے لئے جگہ فراخ کر دیا کر۔

(۲۹) آدمی تین قسم کے ہوتے ہیں (۱) کمال وہ صاحب الہام ہوتے ہیں۔ جو لوگوں سے مشورہ تو لیا کریں۔ مگر ان کی رائے کو تولیت اور غور سے سمجھ بوجھ لیا کرتے ہوں (۲)

کابل جو خود رائے ہو اور دوسروں سے مشورہ نہ لے (۳) لاشے۔ جو نہ خود عقلمند ہو اور نہ دوسروں کے رائے

(۳۰) شروع دل سے ہوا کرتا ہے۔ جو آدمی لوگوں کو دکھانے کے لئے اپنا شروع ظاہر کرے وہ منافق ہے۔

(۳۱) سات سال میں لڑکے کے دانت پھٹتے ہیں۔ چودہ برس کا ہو کے بالغ ہو جاتا ہے۔ اکیس برس کی عمر میں قد پورا ہوتا ہے۔ ۲۸ سال میں پوری عقل آتی ہے۔ اور

چالیس برس کا ہو کر کمال آدمی بنتا ہے۔

(۳۲) احمق نفع کے ارادہ سے بھی نقصان کھینچتا ہے۔

انکی دوستی سے بچتے رہنا :

(۳۳) چار چیزیں واپس نہیں آتیں۔ (۱) منہ سے نکلی ہوئی بات (۲) امر واقع شدہ (۳) کمان سے گزرا ہوا تیر

(۴) گئی ہوئی عمر۔ رباعی

دنیا ہم نے سوائے فانی دیکھی
ہر چیز یہاں کی آتی جانی دیکھی
جو آئے نہ جائے پڑھا پا دیکھا
جو جا کے نہ آئے وہ جوانی دیکھی

(۳۴) جو شخص تمہارے عیب تم پر ظاہر کرتا ہے اسے اپنا سب سے بڑا دوست سمجھو :

(۳۵) جو شخص نماز کو ضائع کرے وہ دیگر حقوق ورائض الہی کو زیادہ ضائع کریگا :

(۳۶) اگر دنیا میں تین باتیں نہ ہوتیں تو زندگی موت ابھی بھی اول جہاد کے لئے سفر۔ دوسرے اللہ کے واسطے

سجدہ میں پیشانی رکھنا۔ تیسرے اُن لوگوں کی قسم پھینکی جو عہدہ کلام منکر اس پر عمل کرتے ہیں۔

(۳۷) میں اس کی ذرا بھی پرواہ نہیں کرتا کہ میری فقیری میں گذرے یا میری میں کیونکہ معلوم نہیں کہ کس میں بہتری ہے

(۳۸) ہر ایک بلا میں اللہ کی چار نعمتیں ہوتی ہیں۔ اول دین میں درجہ بڑھتا ہے۔ دوسرے اس سے بڑی کوئی

۱۔ آدمیوں پر ایک زمانہ ایسا آئیں گا کہ اس میں اسلام باقی نہ رہے گا۔ فقط نام رہ جائے گا۔ اور رسم و ریت کے سوا قرآن بھی باقی نہ رہے گا۔ مسجدوں کو آباد اور بارونی رکھیں گے۔ مگر ہدایت کے ہونے سے خراب ہونگے۔ عالم لوگ شریر اور فسادی ہونگے تمام دنیا سے انہوں میں سے فتنہ فساد کھڑے ہونگے اور انہیں میں جاکر ٹھہریں گے۔

۲۔ جس نے دائرہ میں گرہ لگائی یا گھسے یا نانت کا ہار تقویٰ کے طور پر لٹا لیا یا جانور کی نجاست یا ہڈی سے استنجا کیا تو یہ غیر مسلم اللہ علیہ وسلم اس سے سخت بیزار ہیں۔

۳۔ سوراخ میں پیشاب نہ کرنا چاہیئے۔

۴۔ دس باتیں معمولی طبعی ہیں۔ بیٹوں کا کم کرنا۔ ڈاڑھی کا بڑھانا۔ تھوڑا کرنا۔ ناک کا پانی سے صاف کرنا۔ ناخنوں کا کترنا۔ باہر اور اندر کے جوڑوں کی گہروں کو دھونا۔ اور بھلی اور زیر ناف کے باؤں کو دھونا اور استنجا کرنا اور پانی سے منہ صاف کرنا۔

۵۔ دین آسان ہے اور کوئی دین میں سختی نہیں کرتا۔ مگر دین ہی اس پر غالب آجاتا ہے۔ تم کو چاہیئے کہ مہمانداری اختیار کرو۔ اور بقدر طاقت عمل کرو اور ثروت الہی پیدا کرو۔ اور بشارت پاؤ نیک عمل کرنے پر پشت کی اور صبح اور شام اور کچھ آخر صعد رات سے نیک کام کرنے میں مدد لو :

۶۔ پہلے چیزوں کے پہلے پانچ چیزوں کو غنیمت جانو۔ بڑھاپے کے پہلے جوانی کو اور بیماری کے پہلے تندرستی کو اور مفلسی کے پہلے توکری کو اور شغل میں لگنے کے پہلے فرصت کو اور موت کے پہلے زندگی کو :

۷۔ آخرت میں آدمی کے دونوں پاؤں ڈگنے اور نہ گرنے کے پہلے پانچ چیزوں سے سوال ہو گا۔ اول عمر کو کس میں صرف کیا؟ دوسرے جوانی کو کس میں گزاریا؟ تیسرے

مال کہاں سے کھایا؟ جو تھے اُسے کہاں خرچ کیا؟
پانچویں جو علم پڑھا اس پر کیا عمل کیا۔

۸۔ انس صحابی کہتے ہیں کہ پینے دس برس تک خدمت گذاری۔ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی کی۔ اس عرصہ میں آپ نے مجھ کو کبھی نہ دھکایا نہ سخت سست کہا اگر مجھ سے کبھی کچھ کم و بیش نقصان ہو گیا اور گھر والوں میں سے کسی نے دھکایا تو فرمایا کہ اسے کچھ نہ کہو کس لئے کہ جو ہونی ہے وہ ہو کر رہتی ہے۔

۹۔ مجاہدہ وہ ہے۔ جو خدا کی عبادت میں اپنے نفس کو جہاد کرے اور مہاجر وہ ہے جو اپنے گناہوں اور خطاؤں سے ہجرت کرے۔

۱۰۔ منافق کی مثال اس بکری کے مانند ہے جو دور دوروں میں چلی ہوئی ہو۔ کبھی اس میں اور کبھی اس میں بھرتی پھر (۱۱) جو نیک لوگ ہیں۔ ان کو نیکی کے کام کرنا آسان معلوم ہوتے ہیں۔ اور جو بد لوگ ہیں۔ ان کو بُرے کام کرنے میں آسانی ہے۔

۱۲۔ جب تو صبح سے شام اور شام سے صبح کرے اور تیرے دل میں بدی یا بد خواہی کسی کے لئے ہو۔ تو پھر جو مناسب چاہے سو کر۔

۱۳۔ جو پاک اور صاف کھانا کھاوے اور اچھے طریقے پر چلے اور لوگ اکی شراعت سے امن میں رہیں۔ وہ جنت میں داخل ہو گا۔

۱۴۔ کوئی قوم جو ہر ایت پر تھی۔ اور پھر وہ گمراہ ہوئی۔ اس کا سبب یہی ہے کہ ان میں جھگڑے اور فساد پھیلے

۱۵۔ کام تین طرح کے ہیں ایک کام تو وہ ہے۔ جس کی سچائی اور صفائی کھلی ہوئی ہے۔ اس کی تو بیروی کرنا چاہیئے۔ دوسرا وہ کام ہے۔ جس کی گمراہی اور خرابی ظاہر ہے اس سے بچنا چاہیئے۔ تیسرا وہ کام ہے۔ جسکے بھلے اور بُرے ہونے میں اختلاف ہے اُسے خدا کے سپرد کرنا چاہیئے۔

۱۶۔ جو کوئی مذہب میں خبی یا بد خدا کی کھڑی کرے اگر مرد دنیا اسلام دھماتا ہے۔

(۱۷) جس بات کو تم نہ چاہو۔ اس کو اس کے جاننے والے

کی طرف چھوڑ دو۔

(۱۸) جس نے دنیا کے دھندوں اور بھٹیروں کو چھوڑ کر آخرت کے دھندے میں اپنی ہمت لگائی تو خدا اس کے دنیا کے مقصد میں کافی ہے اور جس نے اپنے دھندوں کو دنیا کے بھٹیروں میں پھیلایا تو وہ انہیں برباد یوں میں مرنے لگے گا۔

(۱۹) آپس میں عاجزی اور فروتنی یہاں تک کہ کوئی کسی پر بڑائی نہ جتاوے۔ اور کوئی کسی پر زیادتی نہ کرے (۲۰) بزرگی مال ہے اور سخاوت پر ہیز گاری۔

(۲۱) اچھا آدمی وہ ہے جو اپنی قوم سے ظلم کو دور کرے اس حد تک جو خود گنہگار نہ ہو۔

(۲۲) اسلام میں سے وہ آدمی نہیں ہے جو کسی کو ناحق طرداری کے لئے بلادے۔

(۲۳) تجھ کو کسی شے کی محبت اندھا اور بہرا کر دیتی ہے (۲۴) خدا احوالے نے تم پر حرام کیا ہے باؤں کو تکلیف دینا اور لڑکیوں کو مار ڈالنا اور بخیلی کرنا اور جھیکنا اور بُرا رکھا ہے تم پر بے فائدہ اور واہیات باؤں کو اور زیادہ سوال کرنے اور مانگنے کو اور فضول مال برباد کرنے کو۔

(۲۵) تمام نیکیوں سے بڑی نیکی یہ ہے کہ اپنے باپ کے دوستوں سے مرنے کے بعد احسان کرے۔

(۲۶) جو چاہے کہ میری روزی میں فراخی ہو اور مرنے میں ڈھیل ہو اُسے چاہیئے کہ رشتہ داروں سے سلوک کرے۔

(۲۷) بہشت میں بھائیوں سے قطع کرنا لانا جائیگا۔ (۲۸) اچھے طریقہ کی یہ بات ہے کہ جب بیمار کے پاس بیمار برسی کے لئے جاوے۔ تو تھوڑا بیٹھے اور آہستہ بات کرے

(۲۹) بے شک بڑا بھاری فائدہ بڑی مصیبت کے ساتھ ہے۔ تاریخ نبوی گنج نیازی۔

(۳۰) جب بیمار کے پاس بیمار برسی کے لئے جاؤ تو اس کے دلاسہ دو یہ کہ تم کو آرام ہو جاوے گا۔

(۳۱) سخی خدا کے نزدیک ہے اور بہشت کے نزدیک ہے اور آدمیوں کے نزدیک ہے اور دوزخ سے دور ہے

اور نبیل خدا سے دور ہے اور بہشت کے دور ہے اور دوزخ سے نزدیک ہے۔

(۳۲) حلال بھی ظاہر میں اور حرام بھی ظاہر اور دوزخ میں بہشت شہادت میں۔ انہیں بہشت سے آدمی نہیں جانتے۔ (۳۳) بہشت میں وہ آدمی نہ جاوے گا جس کا جسم حرام سے پرور پایا ہو۔

(۳۴) تمام دنیا ایک پونجی ہے اور اچھی پونجی دنیا کی نیکی ہے (۳۵) کوئی آدمی کسی اجنبی عورت کے ساتھ خلوت نہ کرے ورنہ ادن دوزخوں کے سوا تیرا دل شیطان شریک ہو گا۔ (۳۶) پیغمبر صاحب نے بدکاروں کی ضیافت قبول کرینے منع فرمایا۔

(۳۷) جو جس دنیا کی مکررات میں نہیں بھنستا اُسے خدا دوست رکھتا ہے اور جو کوئی دنیا کے لوگوں کے پاس کی چیزوں سے بے رغبتی کرنا ہے۔ دنیا کے لوگ اُسے چاہتے ہیں۔

(۳۸) نیکیوں کا قول۔ خداوندِ واجب میں بھوکا ہوتا ہوں تجھ سے عاجزی کرتا ہوں اور تجھ ہی یاد کرتا ہوں اور جب پیٹ بھرا ہوا ہوتا ہوں۔ اس حالت میں تجھ ہی سزا ہوتا ہوں اور تیری نیکو گزاری کرتا ہوں۔

(۳۹) دنیا میں جو کوئی بے رغبتی کرنا ہے۔ اس کا دل حکمت خدا بھرتا ہے۔

(۴۰) اس آدمی کو خوشی اور مبارکی ہے جو بھائیوں کو واسطے کھینچی ہے اور برائیوں کے واسطے تالا ہے اور اس آدمی کو برا خرابی اور بربادی ہے۔ جو برائیوں کے واسطے کھینچی ہے اور بھائیوں کے واسطے تالا ہے۔

(۴۱) جو چیز کہ ہے اور کفایت گرنوالی ہے وہ اس چیز بہتر ہے جو زیادہ ہے اور ہر دلعب میں ڈالتی ہے۔

(۴۲) وہ لوگ سب سے اچھے ہیں کہ ان کے دیکھنے اور طنز سے خدا یاد آوے۔

(۴۳) سب کاموں میں تمہنگی عہد ہے مگر آخرت کے کاموں میں نہ چاہیئے۔ آخرت کے کام جلدی کئے جاوے غفلت میں نہ پڑے رہیں۔

معجزات نبی کریم ﷺ

(۱)

ایک ساعی نے حضور اقدس ﷺ میں خشکالی کی شکایت کی اور کہا کہ مینہ نہ برسنے سے لڑکے بالے اور چار پائے مے جاتے ہیں۔ آپ مینہ کے لئے دعا فرادیں آپ مسجد میں اس وقت تشریف لے گئے تھے اور جمعے کا دن تھا اور وقت خطبہ کے اس اعرابی نے یہ بات کہی تھی۔ آپ نے مینہ کے لئے دعا فرمائی۔ اسی وقت مینہ برستا شروع ہوا۔ اور دوسرے جمعے تک اتنا برسا کہ لوگ گھبرا گئے۔ اسی اعرابی نے یا اور کسی نے پھر اُس کے عرض کی کہ اب مینہ کی کثرت سے بڑی تکلیف آئے آپ فرمایا آہی اگر ہمارے بر سے ہم پر نہ برے۔ اور آپ نے جدھر کو اشارہ کیا۔ مینہ کھل گیا اور گرد اگر مدینے کے برسا ہوا۔

(۲)

سجاشی بادشاہ حبشہ کا جبروت انتقال ہوا۔ اسی وقت آپ مدینے میں خبر دی۔ اور اس کی نماز جنازہ کے کی غائبانہ پڑھی اور اسی حدیث کے موافق امام شافعی کے نزدیک نماز جنازہ غائب پر جائز ہے اور حنفیہ کہتے ہیں کہ اس وقت جنازہ سجاشی کا جناب اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے حاضر تھا۔ آپ نے غائب پر نماز نہیں پڑھی

(۳)

ایک بار ابو جہل نے کہا کہ جو میں محمد کو دیکھوں گا مٹی میں منہ دے یعنی سجدہ کرتے اپنی لاش سے ان کی گردن دبا دو گا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مسجد حرام میں تشریف لائے اور نماز پڑھنے لگے۔ وقت سجدہ اس شخص نے بار بار ذکر آپ کی طرف قصد کیا اور پاس پہنچنے سے پہلے دو تھپا بھاگا۔ لوگوں نے کہا کہ کیا ہوا۔ اس نے کہا کہ مینہ دیکھا کہ میرے اور محمد کے درمیان ایک خندق آگ کی ہے اور پتھر پر دیکھے فرشتوں کے۔ اس لئے میں ڈر کے بھاگا۔ آپ نے فرمایا کہ وہ آگے بڑھتا تو فرشتے اس کی بوٹی بوٹی لہجاتے۔

اَبْلَغُ رِسَالَاتِ رَبِّي وَ اَنَا لَكُمْ نَاصِحٌ اَمِينٌ

تبلیغ

میں

تحفہ شاہجہا پور

ایک شاہجہا پوری دوست کو خصوصی تبلیغ اور تمام حق مطالبہ تبلیغ علم

مکرم جناب فقیر احمد خان صاحب۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ اس تعارف کی تو ضرورت نہیں کہ میں کہوں ہوں اس لئے کہ یہ ایک قسم کی تحصیل حاصل ہوگی۔ جبکہ آپ مجھ سے واقف ہیں اور میں آپ سے۔ میں اس وقت ساوگی اور بے تکلفی سے جناب کی خدمت میں کچھ عرض کرتا ہوں۔ خدا میرے کلمات میں کت ڈالے۔ میں یہ بھی ظاہر کر دینا غیر موزون نہ ہو گا کہ کیوں میں یہ تحریر جناب کی خدمت میں روانہ کر رہا ہوں جس کے کثیر وجوہ میں سے چند یہ ہیں۔

(۱) ہمارا رب العزت جل جلالہ، قرآن کریم میں فرماتا ہے۔ کُنْتُ خَيْرَ اُمَّةٍ اَخْرَجْتُ لِلنَّاسِ قُلُوبًا مِّنْ دُونِ الْمَعْرُوفِ وَمِنْهُمْ عَنِ الْمُنْكَرِ۔ جو کچھ امر بالمعروف نہی عن المنکر امت محمدیہ کا فرض ہے میں بھی امت محمدیہ کا ایک فرد ہونے کی حیثیت سے اس کا رتبہ سے حصہ لینا چاہتا ہوں اور جہاں تک خدا توفیق دے۔ اس سے اپنے کو محروم رکھنا نہیں چاہتا۔

(۲) حضور آقائے نامدار صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ اَلَا لَيْبُخُ الشَّاهِدُ الْعَائِبُ۔ جو کچھ میں ربانی مامور کے دربار کے حاضر ہیں سے ہوں اس لئے غائبین کو مژدہ اور پیغام پہنچانا صرف میرے لئے معادستہ ہے بلکہ حضور آقائے نامدار صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کے ماتحت ضروری ہے۔

(۳) قرآن کریم میں ایک سید روح کی آواز میں سننے ہے جو کہ خدا کے ایک مامور کو قبول کر کے اور روحانیت کی دو سے بہرہ یاب ہو کر کار فرما ہے۔ یا لیت قومی اعلیٰ

بما غفرت لربی واجعلنی من المکرمین فاکاش امیر قوم آگاہ ہوتی کہ میرے پروردگار نے کس طرح مجھے اپنے خاص مغفرت میں چھپایا اور کچھ ممتاز قوم اور نعمتیں عطا فرمادیں سے بنایا۔ یہی جذبہ میرے قلب کو ابھار رہا ہے جو میری یہ تحریر لکھتا ہوں۔

(۴) جب تک میں حضور مسیح موعود علیہ وسلم سے ملاقات والہ السلام کے واسطے رحمت کے نیچے نہ آیا تھا۔ آپ ہی نے میری جانب سے احمدیت کے خلاف اشاعت کی اس خصوصیت کے تعلق کے واسطے میں نہایت مناسب سمجھتا ہوں کہ جو روشنی اور زندگی اب پہنچا رہا ہے۔ اس سے آپ کو بھی آگاہ کروں جو کچھ اسے کہ خدا تعالیٰ کا یہ قدرت و رحمت آپ ہی بھی دستگیری کرے۔ واللہ عجل فی من یشاء الخیر والصلوٰۃ المستقیمۃ یخص برحمت من یشاء واللہ ذو الفضل العظیم۔

اس کے بعد میں یہ بھی کہتا ہوں کہ اگر میری آواز پر لبیک کہی جاوے۔ یا سنی آن سنی کر دیکھائے۔ تو بھی میں اپنے فرض اطلاق سے سبکدوش ہو چکا ہوں۔ وما علینا الا البلاغ۔ نیز یہ کہ ہر شخص کو اپنی قبر میں داخل ہونا ہے۔ ہر ایک اپنی بھلائی کے واسطے کا خود ذمہ دار۔

من عمل صالحا فلنفسہ ومن اساء فعلیہا وما انا علیکم بحفیظ۔ اور میں خدا کی قسم کہا کر کہتا ہوں کہ میں کسی راہ و رسم و بجز کی تحریک سے آپ کو یہ تحریر نہیں لکھ رہا۔ بلکہ عاجزانہ اور غریبانہ گزارش ہے۔ اور وہ بھی جناب ہی کے فائدہ کے لئے وایتناک بالخیر والصلوٰۃ خیر۔ کچھ ہم ہرگز مایوس نہیں ہیں۔ کچھ ہر شخص سے بھی جو سرگرم مخالف ہو۔ امید رکھتے ہیں کہ خدا اس کو اپنے پاک مامور حضور مسیح موعود علیہ وسلم سے مطاع محمد اسلام کے قبول کی توفیق دیگا۔ اور کچھ ہم ناامید ہوں۔ جبکہ جہاں رہنے والا خدا فرماتا ہے۔ من یقظ من رحمۃ الایضالون۔ پھر یہ بھی حقیقت امر ہے۔ کہ مجھے اس کام پر کسی عوض و بدلہ کی اہل دنیا سے طمع نہیں۔ ما استکم علیہ من اجر ان اجرا الا علی اللہ۔ میں صرف اسی ایک بات سے بہت

خوش و مسرور ہوں۔ جو میرے پاک خدا نے اپنی طرف سے دے دی ہے۔ میں اس نعمت کو بڑا ہونے سے پہلے ہی میں نے فراموش کیا۔ میں نے اس نعمت کو بڑا ہونے سے پہلے ہی میں نے فراموش کیا۔ میں نے اس نعمت کو بڑا ہونے سے پہلے ہی میں نے فراموش کیا۔

• دعا الی اللہ و عمل صالحا و قال انتی من المسلمین
اس سے پہلے میں دعوت الی الحق کرتے ہوئے بہت مطمئن
و مسرور ہوں۔ گوئیں تو وہ لوگ جو پھر کا دل اور
خوشی کی آنکھیں رکھتے ہیں اور خشیت الہی سے
بے خبر ہیں کوئی تعلق نہیں وہ ہزار نشان لاکھ معجزہ کر دے
و ان کی دیکھتے ہوئے نہیں دیکھتے۔ سنتے ہوئے نہیں
سنتے۔ اور ان کی آنکھوں کے سامنے بلا حائل و
محجب کوئی گھلا گھلا نشان آجائے۔ تب بھی وہ
حق تعالیٰ کو محبت دیتے ہیں۔ چنانچہ رب العزت
فرماتا ہے۔ و لو فتحنا علیہم یابا من السماء
فما یؤمنون۔ یعنی جو لوگ آسمان سے کھینچا جائے
میں میں قہر و مجبور ہوں۔ پھر ان کی حالت کا
نقص ہی ہوتا ہے۔ خداوند رب العزت نے یوں
فرمایا ہے۔ و یا یٰ عباد الرحمن رسول الی کافرا
بہم۔ یہ قہر و عذاب کفایت نہ کرے۔ فی قلوبہم العجین
لا یوقنون۔ یہ قہر و عذاب نہ کرے۔ الا ولین ط
قوت الی الذین من قبلہم من رسول الی
قادر و صاحب اور محض۔ انوا صوابہ۔ بل ہم
قہر و عذاب اور فراموش ہے۔ و اخذوا آیاتی و
رسلہم۔

پھر ان کے تعلق خدا تعالیٰ کا ارشاد ہے۔ اولئ الذین
درود اللہ ان یدلہم قلوبہم۔ لیکن میں یہ بھی
کہوں گا کہ ان لوگوں کی حالت اسی لئے ابتر ہو جاتی
ہے کہ وہ کتاب اللہ کو پس پشت ڈال دیتے ہیں چنانچہ
رب العزت نے فرمایا۔ نیدخرفن من الذین اوتوا
الکتاب کتاب اللہ و راہ طہرہ۔ ان کا پہلا خیال
یہ ہوتا ہے کہ ہمارے باپ دادا کا خیال و تہذیب میں
کوئی کمی نہ ہو اسلئے کو قبول کرنے کی جیوں کیا ضرورت
ہو گی اب میں یہی کہتے ہیں۔ جو قرآن پاک نے کہا۔
و لو جئتکم با ہدی ما وجدتم علیہ اباکم۔

پھر وہ کہتے ہیں ہمارے مرشدین و علماء کو جو اسی زمانہ
میں ہی کیا یہ توفیق نہ ہوئی کہ وہ خدا کے امور کو قبول کرتے
اور لوگوں کو اس کی طرف دعوت دیتے۔ ہم اس کے
جواب میں قرآن کی یہ آیت تلاوت کرتے ہیں۔
یا ایہ الذین امنوا ان کثیرا من الاحبار و الہوہا
لیاکلون اموال الناس بالباطل و یصدون عن
سبیل اللہ۔ اور اس میں کیا شک ہے کہ بہت سے علم کے
ذخیرہ دار اور مولوی۔ کے مدعی سخت سے سخت بدترین
حالات اور خطرناک اعمال و افعال میں مبتلا ہو کر اپنے
دل کے نورانی چراغ کو بالکل خاک میں ملا گئے ہیں اور
بقول ان با فسادہم مالہم فی قلوبہم کے مصداق
ہیں۔ اور وہ بھٹے بھٹے مال لے کر کھاتے ہیں اور
نہم ہیں۔ میں خود آپ کے عزیز ایمان سے پس کرتا ہوں
اور الہی گواہی چاہتا ہوں۔ کہ کیا آپ نے علم کے زمانہ
اور اعلیٰ حضرت کے حالات و واقعات میں اس
واقعات میں نہیں دیکھے۔ جنہوں نے آپ کے دل کو
تکلیف میں ڈالا ہو۔ کیا ان کے آپس کا تعلق و شقاق
آپ نے نہیں دیکھا۔ کیا آپ نہیں کہتے کہ وہ غیب
جمیعاً و قلوبہم شقی کے مظاہر ہیں۔ آپ سچ
سچ کہیں لا تکتھون الشہادۃ و من یتکتم ما فاءہ
انشر قلبہ۔ مجھ سے اگر آپ پرچسپیں۔ تو میں کہوں گا
کہ حدیثوں میں آخر زمانہ کے جن بدترین علماء کا ذکر آتا
ہے وہ ایسے ہی لوگ ہیں۔ اور اگر مجھے اجازت دیں تو
میں یہ الفاظ لکھ دیتا مناسب سمجھتا ہوں۔

لے لیا کار فقیہ و فریب و تم پرافس ہے۔ کہ
آسمان کی بادشاہت لوگوں پر بند کرتے ہو کیونکہ نہ تو
آپ داخل ہوتے اور نہ داخل ہونے والوں کو داخل
ہونے دیتے ہو۔

لے لیا کار فقیہ و فریب و تم پرافس ہے کہ
ایک مرید کرنے کے لئے تری اور خشکی کا دورہ کرتے
ہو۔ اور جب وہ مرید ہو چکا ہے تو اسے اپنے سے
دونا جہنم کا فرزند بنا دیتے ہو۔

لے لیا کار فقیہ و فریب و تم پرافس ہے کہ تم پیلے او
ر کابی کو اوپر سے صاف کرتے ہو۔ مگر وہ اندر لوٹ اور
نا فرانی سے بھری ہیں۔

لے لیا کار فقیہ و فریب و تم پرافس ہے کہ تم سفیدی
پھری ہوئی قبروں کی مانند ہو۔ جو اوپر سے تو خوبصورت دکھائی
دیتی ہے۔ مگر اندر مردوں کی ہڈیوں اور ہر طرح کی نجاست
سے بھری ہوئی ہیں۔ اسی طرح تم بھی ظاہر میں تو لوگوں کو
راست باز دکھائی دیتے ہو۔ مگر باطن میں ربا کاری اور
بیدینی سے بھرے ہوئے ہو۔

میں سچ سچ کہتا ہوں کہ علمائے زمانہ کے حالات
بھی مجھے بہت کچھ عبرت کے مواقع دے۔ اور میں دل و
ان کے اعمال و افعال ناگفتہ بہ سے متنفر تھا۔ اور اس کی
سے ہزار۔ آخر خدا کے فضل سے میری دستگیری کی۔ اور
اپنی برگزیدہ جماعت اور گروہ صاحبین اور علماء عالمین
کی جماعت و معیت و خدمت سے بہرہ یاب کیا۔

فامحکمہ علی ذلک۔

مصنف عثمانی کا قول
حضرت عثمان رضی اللہ عنہ خلیفہ سوم
حضرت عثمان رضی اللہ عنہ فداء الی و امی نے جو قرآن مجید لکھوایا تھا۔
اس کے ایک ورق کا نوٹ بطور تبرک لیا گیا ہے۔ نہایت
اعلیٰ ہے۔ چند کاپیاں موجود ہیں۔ ہدیہ فی نوٹ عہدہ۔
علاوہ محمولہ اک

نامہ مبارک کا قول
حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ
نے جو تبلیغی خط مقوقس کے
بادشاہ کے نام لکھا تھا۔ اس اصل خط کا نوٹ اعلیٰ درجہ کا
لیا گیا ہے۔ اور چار نوٹ ہمارے پاس ہدیہ کے واسطے
باقی ہیں۔ زیبائش مکان اور صداقت رسول انس و جان صلی اللہ
علیہ وسلم کے لئے اعلیٰ چیز ہے۔ ہدیہ عہدہ۔ علاوہ محمولہ اک

دفتر انجاء فاروق قادیان علیہ